قانونِ وقف

(جائیداد کو رفاہ عامہ کے لیے مخصوص کرنے کا طریقہ ءکار)

بحوالہ

مسلمان وقف ویلڈیٹنگ ایکٹ 1913ء

قانون رجسٹری 1908ء

یہ معلوماتی مواد عام فہم اردو زبان میں عوام کی رہنمائی کیلیئے وزارت قانون ٗ انصاف
اور انسانی حقوق کے انصاف تک رسائی کے پروگرام کے پیج نمبر 3 کے تحت تیار کیا گیا ہے۔
اس مواد کی تیاری کیلیئے تکنیکی معاونت سی آر سی پی نے فراہم کی ہے۔

قانونِ وقف

(جائیداد کو رفاہ عامہ کے لیے مخصوص کرنے کا طریقہء کار)

سوال 1۔ وقف سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ اس سے مراد منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کو دینی، خیراتی یا رفاہ عامہ کے مقاصد کے لیے مخصوص کر دینا ہے، جس کے بعد اس سے حاصل ہونے والی آمدنی صرف انہی مخصوص مقاصد کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے۔

سوال 2۔ رفاہ عامہ کے کن مقاصد کے لیے جائیداد کو مخصوص کیا جاسکتا ہے؟

جواب۔ رفاہ عامہ کے درج ذیل مقاصد کے لیے جائیداد کو مخصوص کیا جاسکتا ہے:

(1) مساجد کی تعمیر، دیکھ بھال کے اخراجات اور امام کی تنخواہ وغیرہ کے لئے۔

(2) تعلیمی ادارے کھولنے اور ان کے اخراجات وغیرہ کے لئے۔

(3) پلوں، سڑکوں اور شاہراہوں کی تعمیر وغیرہ کے لئے۔

(4) غریبوں اور محتاجوں کی مالی امداد کے لئے۔

(5) محتاج افراد کی امداد کے لئے۔

ایسا وقف جو قرض خواہوں کو دھوکہ دینے کی غرض سے کیا جائے وہ ناجائز ہے اور اسے عدالت کے ذریعے منسوخ کرایا جاسکتا ہے۔

سوال 3۔ کون سے افراد وقف کرنے کے اہل ہیں؟

جواب۔ ایسے مسلم افراد جو عاقل، بالغ اور جائیداد کے مالک ہوں وقف کرنے کے اہل ہیں۔

سوال 4۔ وقف کرنے کا طریقہ کار کیا ہے؟

جواب۔ وقف زبانی یا تحریری دونوں طرح ہوسکتا ہے، وقف کرنے کے اعلان کے بعد جائیداد متولی کے سپرد کر دینا ہی کافی ہے۔ البتہ ایسی غیر منقولہ جائیداد کی صورت میں جس کی مالیت 100 روپے سے زیادہ ہو، وقف کو قانون رجسٹری کے تحت رجسٹرڈ کرانا ضروری ہوتا ہے۔

سوال 5۔ وقف کرتے وقت کن امور کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب۔ وقف کرتے وقت درج ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے:

(1) وقف کی مدت مستقل ہونی چاہیے۔

(2) وقف کے مقاصد مستقل نوعیت کے ہونے چاہئیں۔

(3) کوئی بھی شخص اپنی تمام جائیداد کو وقف کرسکتا ہے البتہ وصیت کی صورت میں ایک تہائی حصے تک وقف کیا جاسکتا ہے۔

سوال 6۔ وقف کے مقاصد پورے ہو جانے کے بعد آمدنی کن مقاصد کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے؟

جواب۔ وقف کے مقاصد پورے ہو جانے کی صورت میں وقف شدہ جائیداد سے حاصل ہونے والی آئندہ آمدنی کو اس سے ملتے جلتے مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

سوال 7۔ متولی سے کیا مراد ہے اور کس شخص کو متولی مقرر کیا جاسکتا ہے؟

جواب۔ متولی جائیداد کا منتظم یا نگران ہوتا ہے۔ وقف کرنے والا شخص کسی بھی فرد کو چاہے وہ مرد ہو یا عورت، متولی نامزد کرسکتا ہے البتہ ایسے کرنے والا شخص کسی بھی فرد کو امور جو صرف مرد انجام دے سکتے ہیں ان میں عورت کو متولی مقرر نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح ایسے معاملات جو صرف مسلمان انجام دے سکتے ہیں، مثلاً مساجد یا مذہبی اداروں کے انتظامات وغیرہ، ان میں غیر مسلم افراد کو متولی مقرر نہیں کیا جاسکتا۔ کسی نابالغ یا ذہنی طور پر معذور شخص کو متولی نامزد نہیں کیا جاسکتا تاہم اگر وقف کرنے والے کی وصیت کے مطابق کوئی نابالغ یا ذہنی طور پر معذور شخص متولی نامزد ہو جائے تو عدالت کسی دوسرے شخص کو بھی متولی مقرر کرسکتی ہے۔

سوال 8۔ متولی مقرر کرنے کا اختیار کس کے پاس ہوتا ہے؟

جواب۔ وقف کرنے والے شخص کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ پہلا متولی خود مقرر کرسکتا ہے، ایسے متولی کی وفات یا نئی نامزدگی کی صورت میں عدالت متولی مقرر کرسکتی ہے۔ عدالت متولی کو وقف کے مقاصد کے خلاف کام کرنے کی صورت میں برطرف بھی کرسکتی ہے۔

سوال 9۔ متولی کا معاوضہ کون مقرر کرتا ہے؟

جواب۔ متولی کی خدمات کا معاوضہ خود وقف کرنے والا مقرر کرسکتا ہے۔ یہ معاوضہ ایک مقررہ رقم یا وقف کی گئی جائیداد کی وہ آمدنی ہوسکتی ہے جو وقف کی نگہداشت کے ضروری کاموں کے بعد بچ جائے۔ اگر متولی کی خدمات کا کوئی معاوضہ مقرر نہ کیا جائے تو عدالت اس کے لئے معقول رقم مقرر کرسکتی ہے۔ یہ رقم وقف کی گئی جائیداد کی آمدنی کے 10 ویں حصہ سے زیادہ نہیں ہوسکتی۔

سوال 10۔ قانونِ وقف سے متعلق مزید معلومات کہاں سے حاصل کی جاسکتی ہیں؟

جواب۔ درج ذیل ذرائع سے بھی قانونِ وقف سے متعلق مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں:

(1) قانون و انصاف کمیشن، حکومتِ پاکستان، سپریم کورٹ بلڈنگ، اسلام آباد، فون نمبر 051-9220483۔ فیکس نمبر 051-9214416، ای میل ljcp@ljcp.gov.pk، ویب سائٹ www.ljcp.gov.pk

۔

(2) کنزیومر رائٹس کمیشن آف پاکستان (سی آر سی پی) پوسٹ بکس 1379، اسلام آباد، فون نمبر 111-739-739، ای میل main@crcp.org.pk۔

(3) ضلع اور تحصیل کچہری میں موجود دفتر معلومات۔

(4) مسلمان وقف ویلڈیٹنگ ایکٹ 1913ئ۔

(5) قانون رجسٹری 1908ئ۔